السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ ایک شخص مسلمان ہے ۔ اور وہ ایک موضع میں رہتا ہے ۔ اور نماز روزہ کبھی نہیں پڑھتا ۔ اور نہ کبھی اس کی زوجہ ہی نماز پڑھتی ہے ۔ غرض یہ کہ دونوں میاں بیوی روزمرہ شراب پینے اور شرک وبدعت کے کام کرتے ہیں ۔ شرک یہ ہے کہ اس شخص نے ایک ہنود عورت کو مقام ڈیرہ سے بلا کر اسے کہا کہ ہمارے گاؤں بھر میں ڈنگروں میں دکھ یعنی بیماری پھیل رہی ہے ۔ تم اس کو کسی طرح دفع کردو۔ جواب میں اس عورت نے یہ شرط پش کی کہ جس طرح سے میں تم کو بتلاؤں تم کو اس پر کاربند رہنا پڑے گا ۔ اور میں اس بیماری کو دفع کردوں گی ۔ اس مسلمان نے اس کی ہر ایک بات منظور کرنے کا اقرار کرلیا ۔ تب مسماۃ مذکورہ نے کہا کہ تین روزتک اس گائوں میں کوئی مسلمان اپنے اپنے گھر میں چولے پر توانہ چڑھائے یعنی روٹی نہ پکائے اور نہ ہی تین روزتک کوئی دودھ دہی جمائے چنانچہ گائوں بھر کے مسلمانون نے ایسا ہی کیا ۔ پھر اس عورت نے تین روز تک سب مسلمانوں میں جا کر صبح شام سنکھ بجایا ۔ بعد ازاں اس نے یہ کہا کہ ایک ان بیاہی بکری یعنی بچے کے لاؤ۔ سو اس مسلمان نے ویسا ہی کیا یعنی بکری لادی گئی ۔ تو عورت نے بکری کو کسی کلہاڑا وغیرہ سے مار ڈالنے کی ہدایت کی مسلمان مذکور نے اس بکری کے خون سے پتلی وغیرہ کی قسم کی ایک مورت بنا کر تین روزتک سب مسلمانوں کے گھروں میں بھجوائی اور حکم دیا کہ اس مورت کو تمام گھروں کی دیواروں سے چھوا کر واپس لے آئو۔ چنانچہ مسلمان مذکور نے ایسا ہی کیا ۔ اور پھر اس عورت نے مع بکری کے گوشت کے مورت کو ڈنگروں کے راستہ میں مدفون کرا کر کہا کہ اب تمہارے ڈنگروں میں کبھی دکھ نہ آنے پاوے گا ۔ اور اپنا کچھ مختانہ لے کر اپنے مقام دیرہ کو واپس چلی گئی اور یہ بھی سننے میں آیا ہے ۔ کہ مسلمان مذکورہ کے والدین کا نکاح بھی نہیں ہوا ہے ۔ اور وہ خود بھی زنا کار ہے ۔ اور اس نے اپنی دختروں کو ان کے زندہ خاوندوں سے زبردستی چھین کر کسی دوسی جگہ سے سوسو روپیہ لے کر ان کا نکاح کرادیا ۔ حالانکہ ان کے سابق شوہروں نے انھیں آج تک طلاق نہں دی ۔ تو اب فرمایئے کہ اس کے گھر کا کھانا اور اس سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ ؟

دوسرے یہ کہ وہی شخص بدعتی وشرابی جس کا تذکرہ اوپر ہوچکا ہے ان لوگوں سے جو ان کے پاس بیٹھنے اور کھانے سے پرہیز کرتے ہیں ۔ یہ کہتا ہے کہ مجھ سے تو تم اپنا پرہیز کرتے ہو۔ مگر جس امام کے پیچھے تم لوگ نماز پڑھتے ہو۔ اس کی عورت قوم ہنود سے ہے ۔ اور وہ کسی مسلمان کے گھر کی پکی ہوئی نہیں کھاتی اور اب تک امام صاحب سے اس کا نکاح نہیں ہوا ۔ اس پر جب لوگوں نے اامام صاحب کو بلا کر سب مسلمانوں کے روبرو اس تمام ماجرا کی نسبت دریافت کیا ۔ اور یہ بھی پوچھا کہ جب کہ وہ عورت مسلمان ہوچکی ہے ۔ پھر آپ کا اس کے ساتھ نکاح نہ ہونے کا یا باعث جس پر امام صاحب نے یہ جواب دیا کہ جو کچھ یہ شرابی بیان کرتا ہے ۔ سراپا دروغ ہے ۔ اس عورت سے میرا نکاح ہوئے چودہ سال ہوچکے ہیں ۔ اور میرے اس نکاح کے گواہفلاں فلاں وکیل فلاں موضع مین موجودہیں آپ لوگ ان سے بذریعہ خط وکتابت دریافت کرسکتے ہیں ۔ باقی رہا یہ امر کہ میں اور میری عورت بعض لوگوں کے گھروں کی پکی ہوئی چیزوں کے کھانے سے کیوں پرہیز کرتے ہیں ۔ تو اس کےلئے صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہوگا ۔ کہ وہ اور ان کی عورتیں شراب پتی ہیں ۔ ان کے گھروں کے پکے ہوئے کھانوں سے کیوں پرہیز کرتے ہیں ۔ تو ان کےلئے صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہوگا ۔ کہ وہ اور ان کی عورتیں شراب پتی ہیں ۔ میں ان کے گھروں کا کھانا وغیرہ جائز نہیں سمجھتا ۔ اور گوشت میری عورت کسی بیماری کی وجہ سے نہیں کھاتی ۔ کچھ گوشت پر ہی مسلمان موقوف نہیں ۔ اس کے بعد اسی کفر وشرک کرنے والے شرابی شخص نے ایک مولوی صاحب عبد الرحیم نامی ساکن رام پور ضلع سہار نپور سے بغرض حصول فتوے اس مضمون کا سوال لکھ کر بھیجا ۔ ایک ایسا شخص جس کی عورت کسی مسلمان کے گھر کا کھانا نہ کھاتی ہو ۔ اور اسکا نکاح بھی نہ ہوا ہو ۔ وہ قابل امامت ہے یا نہیں مولوی صاحب مذکورہ نے بلا تحقیق طرفین کے لکھ دیا ۔ کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوسکتی ۔ تاوقتی کہ اس عورت کو کفر سے توبہ کرا کر اس س نکاح نہ ہوجاوے ۔ اب چند روز سے ان لوگوں کے جو امام صاحب کے نکاح مین شامل تھے ۔ جواب آگئے ہیں ۔ ان سب کا بیان امام صاحب کی تایئد میں ہے ۔ اور خطوط پر ان گواہوں کے نام اس طرح درج ہیں ۔ گواہ شدہ نکاح شہاب الدین ۔ ساکن موضع بلاقیوالہ گواہ شدنکاح بخش سایہ والا وکیل کا نام مجھے یاد نہیں رہا ۔

اس موقع پر کچھ امام صاحب کے اوصاف کی نسبت بھی عرض کردینا چاہتا ہوں ۔ آپ ابتدا میں پل جمن پر رہتے تھے ۔ چودپندرہ سال سے یہ وہاں سے اٹھ کر یہاں ان مواضعات وقریات میں چلے آئے ۔ جہاں کے مسلمان بہت کم آباد تھے ۔ اور نہ یہاں کوئی مسجد تھی ۔ امام موصوف نے آتے ہی تبلیغ کا سلسلہ شروع کردیا ۔ اور بے خبر مسلمانوں کو رفتہ رفتہ سمجھا بجھا کر طریقہ اسلام پر لالئے ۔ ۔ آخر مسلمان نماز روزہ سے واقف ہوکر نمازیں پڑھنے لگے ۔ اور بدعت اور کفر سے الگ ہوگئے ۔ ازاں بعد امام صاحب مذکور نے ایک مسجد اور چبوترہ کی تعمیر کےلئے ہندو راجہ سے جو ان مواضعات کے مالک ہیں ۔ بزریعہ درخواست منظوری منگوائی ۔ چنانچہ لوگوں کے چندوں اور آپ کی سعی بلیغ سے جب سے مسجد تیار ہوگئی ہے ۔ تب اسلام میں اور بھی زیادہ رونق اور ترقی ہوتی جاتی ہے ۔ اب فرمایئے کہ ایسے پرہیز گار امام کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں اگر نہیں تو کس آیت یا حدیث سے ناجائز ہے ۔ نیز یہ بھی لکھیں کے کہ جو شخص کبھی نماز نہ پڑھتا ہو کبھی شراب پیتا ہو ۔ اور شرک وبدعت کے کام کرتا ہو ۔ تو اسے سلام علیکم کہنا اور اس کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے کہ نہیں ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

امام مذکور کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز ودرست ہے ۔ ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں ۔ جو شخص ایسے امام کے پیچھے نماز کو ناجائز بتائے ۔ وہ جاہل ہے ۔ اور جو شخص کبھی نہ روزہ رکھتا ہو اور نہ نماز پڑھتا ہو اور روزمرہ شراب پتا ہو ۔ اور شرک وبدعت کے کام کرتا ہو ۔ تو اس سے سلام وکلام ترک کردینا جائز ہے ۔ امام نووی لکھتے ہیں ۔ اور ایسے شخص کے یہاں کھانا کھانا اور اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہیے ۔ کیونکہ فساق کی دعوت قبول کرنے سے ممانعت آئی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11ص383-374

محدث فتویٰ